زیرِ نظر مقالہ سات ابواب پر مشتمل ہے:

پہلے باب کا عنوان ''اردو میں مضمون نگاری کا آغاز'' ہے۔ اس باب میں مضمون نگاری کی تعریف اور اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ''اردو میں مضمون نگاری کی ابتدائی روایت'' ہے۔ اس باب میں دہلی کالج کے حوالے سے مضمون نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دہلی کالج سے مضمون نگاری کا آغاز ہوا۔ ماسٹر رام چندر کے رسائل ''محبّ ہند'' اور ''فوائد الناظرین'' میں اس موضوع پر تذکرہ موجود ہے اور سرسری طور پر عہد

سرسید پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز ''انجمن پنجاب'' کے حوالے سے بھی جدید غزل اور نظم کے آغاز پر جو مضامین لکھے گئے ہیں ان کا جائزہ لیا ہے۔ اس ضمن میں مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا الطاف حسین حالی کے مضامین کے ذریعے جدید غزل کے اصول و قواعد پر بات کی ہے۔

تیسرا باب ''مضمون نگاری ۱۸۵۷ء سے ۱۸۹۹ء تک'' میں سرسید احمد خان اور ان کے رفقائے کار کے کار ہائے نمایاں پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس دور میں سرسید احمد خان کے ساتھ ساتھ دیگر مضمون نگاروں کی تخلیقات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ''اودھ پنچ'' کے ذریعے ''ظرافت کا جو شعور عوام میں جاگا'' اس پر بحث کی گئی ہے۔

باب چہارم ''رسائل میں مضمون نگاری کا ارتقاء ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۶ء تک'' (موضوعات، مواد اور اسالیب کا مجموعی جائزہ) ہے۔ اس باب میں انیسویں صدی کے رسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس دور میں رسائل کی ابتدا نے اردو ادب میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ ذرائع ابلاغ کے اس حصے نے ملک کے طراف و اکناف میں لوگوں تک خبریں پہنچائیں۔ ان میں سے کئی ایک رسائل رجحان ساز رسائل تھے۔ ان رسائل کے ذریعے مختلف ادبی تحریکوں نے جنم لیا جن میں رومانوی تحریک، ترقی پسند تحریک اہم تحریکیں تھیں۔ اس کے علاوہ کچھ رسائل میں دینی و مذہبی بحث و مباحث نظر آتے ہیں۔ کچھ رسائل صرف تحقیق کے در وا کرتے ہیں جب کہ کچھ تنقید کے ذریعے ادبی فن پاروں کی قدر متعین کرنے میں کوشاں رہے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ ان تمام رسائل نے اردو زبان کی ترویج و تحفظ کے لیے بہت جدوجہد کی اور اس مقصد میں کامیاب ہوئے۔

باب پنجم ''اردو مضمون نگاری ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۷ء'' (جدید ادبی تحریکوں کے تناظر میں) ہے اس باب میں درجِ بالا تحریکوں کے حوالے سے تفصیلی بات کی ہے۔

باب ششم ''اردو مضمون نگاری کے اہم اسالیب'' ہے۔ اس باب میں زبان کی ساخت اور زبان

کے اسلوب کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اردو زبان نے کتنے اسلوبیات کی نشو ونما کی اور اسلوب کی کون کون سی اقسام ہیں اور ان اقسام کے تحت مضمون نگاری کے کون کون سے رجحانات سامنے آئے ان پر بحث کی گئی ہے۔

ساتواں باب ''اردو مضمون نگاری کا مجموعی جائزہ'' ہے۔ اس باب میں ان سب ابواب کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے تجزیہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی رائے بھی دی گئی ہے۔